رسالہ

انوار الانتباہ

فی

حل ۱۳ھ

نداء یا رسول اللہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

استفتا

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ زید موحد مسلمان جو خدا کو خدا اور رسول کو رسول جانتا ہے نماز کے بعد اور دیگر اوقات میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بکلمہ یا ندا کرتا اور الصلوۃ والسلام علیک یا رسول اللہ یا اسالک الشفاعۃ یا رسول اللہ کہا کرتا ہے یہ کہنا جائز ہے یا نہیں، اور جو لوگ اسے اس کلمہ کے سبب کافر و مشرک کہیں انکا کیا حکم ہے۔ بینوا بالکتاب توجروا یوم الحساب

الجواب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ وکفٰی والصلاۃ والسلام علٰی حبیبہ المصطفٰی واٰلہٖ واصحابہٖ اولی الصدق والصفا۔ کلمات مذکورہ بیشک جائز ہیں جن کے جواز میں کلام نہ کریگا مگر سفیہ جاہل یا ضال مضل جسے اس مسئلہ کے متعلق قدرے تفصیل و تحقیق ہو شفاء السقام امام علام بقیۃ المجتہدین الکرام تقی الملۃ والدین ابوالحسن علی سبکی و مواہب لدنیہ امام احمد قسطلانی شارح صحیح بخاری و شرح مواہب علامہ زرقانی و مطالع المسرات علامہ فاسی و مرقاۃ شرح مشکوۃ علامہ علی قاری و لمعات و اشعۃ اللمعات شرح مشکوۃ و جذب القلوب الی دیار المحبوب و مدارج النبوۃ تصانیف شیخ محقق مولانا عبدالحق محدث دہلوی و افضل القری شرح ام القری امام ابن حجر مکی وغیرہا کتب و کلام علمائے کرام و فضلائے عظام علیہم رحمۃ اللہ العزیز العلام کی طرف رجوع لائے یا فقیر کا رسالہ الاہلال بفیض الاولیاء بعد الوصال مطالعہ کرے یہاں

فقیر بقدر ضرورت چند کلمات اجمالی لکھتا ہے حدیث صحیح بذیل بطراز گرانبہائے تصحیح جسے امام نسائی و امام ترمذی و ابن ماجہ و حاکم و بیہقی و امام الائمہ ابن خزیمہ اور امام ابوالقاسم طبرانی نے حضرت عثمٰن بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا اور ترمذی نے حسن غریب صحیح اور طبرانی و بیہقی نے صحیح اور حاکم نے برشرط بخاری و مسلم صحیح کہا اور امام عبدالعظیم منذری وغیرہ ائمہ نقد و تنقیح نے انکی تصحیح کو مسلم و مقرر رکھا جس میں حضور اقدس سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک نابینا کو دعا تعلیم فرمائی کہ بعد نماز یوں کہے اللھم انی اسألك واتوجه الیك بنبیك محمد نبی الرحمة یا محمد انی اتوجه بك الی ربی فی حاجتی هذه لتقضی لی اللھم فشفعه فی الٰہی میں تجھ سے مانگتا اور تیری طرف توجہ کرتا ہوں بوسیلہ تیرے نبی محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے کہ مہربانی کے نبی ہیں یا رسول اللہ میں حضور کے وسیلے سے اپنے رب کیطرف اس حاجت میں توجہ کرتا ہوں کہ میری حاجت روا ہو۔ الٰہی ان کی شفاعت میرے حق میں قبول فرما۔ امام طبرانی کی معجم میں یوں ہے ان رجلا کان یختلف الی عثمٰن بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فی حاجة له وکان عثمٰن لا یلتفت الیه ولا ینظر فی حاجته فلقی عثمٰن بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ فشکی ذلك الیه فقال له عثمٰن بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ ائت المیضأة فتوضأ ثم ائت المسجد فصل فیه رکعتین ثم قل اللھم انی اسألك واتوجه الیك بنبینا محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نبی الرحمة یا محمد انی اتوجه بك الی ربی فیقضی حاجتی وتذکر حاجتك ورح الی حتی اروح معك فانطلق الرجل صنع ما قال له ثم اتی باب عثمٰن رضی اللہ تعالیٰ عنہ فجاء البواب حتی اخذه بیده فادخله علی عثمٰن بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فاجلسه معه علی الطنفسة و قال ما حاجتك فذکر حاجته فقضاها ثم قال ما ذکرت حاجتك حتی کانت هذه الساعة وقال ما کان لك من حاجة فأتنا ثم ان الرجل خرج من عنده فلقی عثمٰن بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ فقال له جزاك اللہ خیرا ما کان ینظر فی حاجتی ولا یلتفت الی حتی کلمته فی فقال عثمٰن بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ واللہ ما کلمته ولکن شهدت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واتاه رجل ضریر فشکا الیه ذهاب بصره فقال له النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ائت المیضأة فتوضأ ثم صل

رکعتین ثم ادع بھذا الدعوات فقال عثمٰن بن حنیف رضی اللہ تعالٰی عنہ فو اللہ ما تفرقنا وطال بنا الحدیث حتی دخل علینا الرجل کانہ لم یکن بہ ضر قط یعنی ایک حاجتمند اپنی حاجت کیلئے امیر المؤمنین عثمٰن غنی رضی اللہ تعالٰی عنہ کی خدمت میں آتا جاتا امیر المؤمنین نہ اس کی طرف التفات کرتے نہ اس کی حاجت پر نظر فرماتے۔ اس نے عثمٰن بن حنیف رضی اللہ تعالٰی عنہ سے اس امر کی شکایت کی انہوں نے فرمایا وضو کرکے مسجد میں دو رکعت نماز پڑھ پھر دعا مانگ "الٰہی میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اور تیری طرف اپنے نبی محمد صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے وسیلے سے توجہ کرتا ہوں یا رسول اللہ میں حضور کے توسل سے اپنے رب کی طرف متوجہ ہوتا ہوں کہ میری حاجت روا فرمائیے۔ اور اپنی حاجت ذکر کر۔ پھر شام کو میرے پاس آنا کہ میں بھی تیرے ساتھ چلوں حاجتمند نے (کہ وہ بھی صحابی یا لااقل کبار تابعین سے تھے) یوہیں کیا۔ پھر آستانِ خلافت پر حاضر ہوئے دربان آیا اور ہاتھ پکڑ کر امیر المؤمنین کے حضور لے گیا امیر المؤمنین نے اپنے ساتھ مسند پر بٹھایا مطلب پوچھا عرض کیا فوراً روا فرمایا۔ اور ارشاد کیا اتنے دنوں میں اس وقت تم نے اپنا مطلب بیان کیا پھر فرمایا جو حاجت تمہیں پیش آیا کرے ہمارے پاس چلے آیا کرو۔ یہ صاحب وہاں سے نکل کر عثمٰن بن حنیف رضی اللہ تعالٰی عنہ سے ملے اور کہا اللہ تعالٰی تمہیں جزائے خیر دے امیر المؤمنین میری حاجت پر نظر اور میری طرف توجہ نہ فرماتے تھے یہاں تک کہ آپ نے اُن سے میری سفارش کی عثمٰن بن حنیف رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا خدا کی قسم میں نے تو تمہارے معاملے میں امیر المؤمنین سے کچھ بھی نہ کہا۔ مگر ہوا یہ کہ میں نے سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو دیکھا حضور کی خدمت اقدس میں ایک نابینا حاضر ہُوا اور نابینائی کی شکایت کی حضور نے یوہیں اس سے ارشاد فرمایا کہ وضو کرکے دو رکعت نماز پڑھے پھر یہ دعا کرے خدا کی قسم ہم اُٹھنے بھی نہ پائے تھے باتیں ہی کر رہے تھے کہ وہ ہمارے پاس آیا گویا کبھی اندھا نہ تھا۔ امام طبرانی پھر امام منذری فرماتے ہیں والحدیث صحیح امام بخاری کتاب الادب المفرد میں اور امام ابن السنی و امام ابن بشکوال روایت کرتے ہیں کہ ابن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما خدرت رجلہ فقیل لہ اذکر احب الناس الیک فصاح یا محمداہ فانتشرت یعنی حضرت

[1] عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا پاؤں سو گیا کسی نے کہا انہیں یاد کیجیے جو آپ کو سب سے زیادہ محبوب ہیں حضرت نے بآواز بلند کہا یا محمداہ فوراً پاؤں کھل گیا۔ امام نووی شارح صحیح مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ نے کتاب الاذکار میں اس کا مثل حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے نقل فرمایا کہ اُن کا بھی پاؤں سو گیا تو یا محمداہ کہا اچھا ہو گیا۔ اور یہ امران دو صحابیوں کے سوا اوروں سے بھی مروی ہُوا۔ اہل مدینہ میں قدیم سے اس یا محمداہ کہنے کی عادت چلی آتی ہے۔ علامہ شہاب خفاجی مصری نسیم الریاض شرح شفائے امام قاضی عیاض میں فرماتے ہیں هذا مما تعاهده اهل المدينة حضرت بلال بن الحارث مزنی سے قحط عام الرمادہ میں کہ بعد خلافت فاروقی ۱۸ھ ہجری میں واقع ہُوا ان کی قوم بنی مزنیہ نے درخواست کی کہ ہم مرے جاتے ہیں کوئی بکری ذبح کیجیے فرمایا بکریوں میں کچھ نہیں رہا ہے اُنہوں نے اصرار کیا آخر ذبح کی کھال کھینچی تو نری سرخ ہڈی نکلی یہ دیکھ کر بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ندا کی یا محمداہ پھر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خواب میں تشریف لا کر بشارت دی ذکرہ فی الکامل امام مجتہد فقیہ اجل عبدالرحمٰن ہذلی کوفی مسعودی کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پوتے اور اجلۂ تبع تابعین واکابر ائمہ مجتہدین سے ہیں سر پر بلند ٹوپی رکھتے جس میں لکھا تھا محمد یا منصور اور ظاہر ہے کہ القلم احد اللسانین ہشیم بن جمیل انطاکی کہ ثقات علمائے محدثین سے ہیں۔ انہیں امام اجل کی نسبت فرماتے ہیں رأيته وعلى راسه قلنسوة اطول من ذراع مكتوب فيها محمد يا منصور ذكره فى تهذيب التهذيب وغیرہ امام شیخ الاسلام شہاب رملی انصاری کے فتاویٰ میں ہے سئل عما يقع من العامة من قولهم عند الشدائد يا شيخ فلان ونحو ذلك من الاستغاثة بالانبياء والمرسلين والصالحين وهل للمشائخ اغاثة بعد موتهم ام لا فاجاب بما نصه ان الاستغاثة بالانبياء والمرسلين والاولياء والعلماء الصالحين جائزة وللانبياء والرسل والاولياء والصالحين

[1] ولفظ البخاری صہ ۱۹۳ خدرت رجل ابن عمر فقال لہ رجل اذکر احب الناس الیک فقال یا محمد ۱۲ منہ

اعانتہ بعد موتھم الخ یعنی ان سے استفتا ہوا کہ عام لوگ جو سختیوں کے وقت انبیاء و مرسلین و اولیاء و صالحین سے فریاد کرتے ہیں اور یا رسول اللہ - یا علی - یا شیخ عبدالقادر جیلانی اور ان کے مثل کلمات کہتے ہیں - یہ جائز ہے یا نہیں اور اولیاء بعد انتقال کے بھی مدد فرماتے ہیں یا نہیں انہوں نے جواب دیا کہ بے شک انبیاء و مرسلین و اولیاء و علماء سے مدد مانگنی جائز ہے اور وہ بعد انتقال بھی امداد فرماتے ہیں علامہ خیرالدین رملی استاذ صاحب در مختار فتاوٰے خیریہ میں فرماتے ہیں یا شیخ عبدالقادر نداء فما الموجب لحرمتہ لوگوں کا کہنا کہ یا شیخ عبدالقادر یہ ایک ندا ہے پھر اسکی حرمت کا سبب کیا ہے ؟ سیدی جمال بن عبداللہ بن عمر مکی اپنے فتاوے میں فرماتے ہیں سئلت عمن یقول فی حال الشدائد یا رسول اللہ او یا علی او یا شیخ عبدالقادر مثلا ھل ھو جائز شرعا ام لا اجبت نعم الاستغاثۃ بالاولیاء و نداؤھم و التوسل بھم امر مشروع و شئ مرغوب لا ینکرہ الا مکابر و معاند و قد حرم برکۃ الاولیاء الکرام الخ یعنی مجھ سے سوال ہوا اس شخص کے بارے میں جو مصیبت کے وقت میں کہتا ہے یا رسول اللہ یا علی یا شیخ عبدالقادر (مثلاً) آیا یہ شرعاً جائز ہے یا نہیں ؟ میں نے جواب دیا ہاں اولیاء سے مدد مانگنی اور انہیں پکارنا اور ان کے ساتھ توسل کرنا شرع میں جائز اور پسندیدہ چیز ہے جس کا انکار نہ کرے گا مگر ہٹ دھرم یا صاحب عناد اور بے شک وہ اولیائے کرام کی برکت سے محروم ہے امام ابن جوزی نے کتاب عیون الحکایات میں تین اولیائے عظام کا عظیم الشان واقعہ بسند مسلسل روایت کیا کہ وہ تین بھائی سواران دلاور ساکنان شام تھے کہ ہمیشہ راہ خدا میں جہاد کرتے فاسرھم الروم مرۃ فقال لھم الملک انی اجعل فیکم الملک و ازوجکم بناتی و تدخلون فی النصرانیۃ فابوا و قالوا یا محمداہ یعنی ایک بار نصارائے روم انہیں قید کر کے لے گئے بادشاہ نے کہا میں تمہیں سلطنت دوں گا اور اپنی بیٹیاں تمہیں بیاہ دوں گا تم نصرانی ہو جاؤ انہوں نے نہ مانا اور ندا کی یا محمداہ بادشاہ نے دیگوں میں تیل گرم کرا

کردو صاحبوں کو اس میں ڈال دیا۔ تیسرے کو اللہ تعالےٰ نے ایک سبب پیدا فرما کر بچا لیا وہ دونوں چھ مہینے کے بعد مع ایک جماعت ملائکہ کے بیداری میں اُن کے پاس آئے اور فرمایا اللہ تعالےٰ نے ہمیں تمہاری شادی میں شریک ہونے کو بھیجا ہے انہوں نے حال پُوچھا فرمایا ما کانت الا الغطسۃ التی رأیت حتی خرجنا فی الفردوس بس وہی تیل کا ایک غوطہ تھا جو تم نے دیکھا اس کے بعد ہم جنت اعلیٰ میں تھے) امام فرماتے ہیں کانوا مشہورین بذلک معروفین بالشام فی الزمن الاول۔ یہ حضرات زمانہ سلف میں شام میں مشہور تھے اور ان کا یہ واقعہ معروف) پھر فرمایا شعرا نے اُن کی منقبت میں قصیدے لکھے ازانجملہ یہ بیت ہے سیعطی الصّٰدقین بفضل صدق نجاۃ فی الحیاۃ وفی الممات قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ سچے ایمان والوں کو ان کے سچ کی برکت سے حیات وموت میں نجات بخشے گا۔ یہ واقعہ عجیب نفیس وروح پرور ہے میں بخیال تطویل اُسے مختصر کر گیا۔ تمام و کمال امام جلال الدین سیوطی کی شرح الصدور میں ہے من شاء فلیرجع الیہ یہاں مقصود اس قدر ہے کہ مصیبت میں یا رسول اللہ کہنا اگر شرک ہے تو شرک کی مغفرت وشہادت کیسی اور جنت الفردوس میں جگہ پانی کیا معنی اور انکی شادی میں فرشتوں کو بھیجنا کیونکر معقول اور ان ائمہ دین نے یہ روایت کیونکر مقبول اور اُن کی شہادتؔ ولایت کس وجہ سے مسلم رکھی اور مردانِ خدا خود بھی سلف صالح میں تھے کہ یہ واقعہ شہر طرطوس کی آبادی سے پہلے کا ہے کما ذکر فی الروایۃ نفسہا اور طرطوس ایک ثغر ہے یعنی دار الاسلام کی سرحد کا شہر جسے خلیفہ ہارون رشید رحمۃ اللہ علیہ نے آباد کیا کما ذکرہ الامام السیوطی فی تاریخ الخلفاء ہارون رشید کا زمانہ زمانہ تابعین وتبع تابعین کا زمانہ تھا تو یہ تینوں شہدائے کرام اگر تابعی نہ تھے لا اقل تبع تابعین سے تھے۔

وَاللہُ الھَادِی

حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالےٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں من استغاث بی فی کربۃ کشفت عنہ ومن نادی باسمی فی شدۃ فرجت عنہ ومن توسل بی الی اللہ عزوجل فی حاجتہ قضیت لہ

ومن صلے رکعتین یقرؤ فی کل رکعۃ بعد الفاتحۃ سورۃ الاخلاص احدٰی عشرۃ مرۃ ثم یصلی علی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بعد السلام ویسلم علیہ ثم یخطو الی جہۃ العراق احدٰی عشرۃ خطوۃ یذکر فیہا اسمی ویذکر حاجتہ فانہا تقضی یعنی جو کسی تکلیف میں مجھ سے فریاد کرے وہ تکلیف رفع ہو اور جو کسی سختی میں میرا نام لے کر ندا کرے وہ سختی دُور ہو اور جو کسی حاجت میں اللہ کی طرف مجھ سے توسل کرے وہ حاجت بر آئے۔ اور جو دو رکعت نماز ادا کرے ہر رکعت میں بعد فاتحہ کے سورۂ اخلاص گیارہ بار پڑھے پھر سلام پھیر کر نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود وسلام بھیجے پھر عراق شریف کی طرف گیارہ قدم چلے اُن میں میرا نام لیتا جائے اور اپنی حاجت یاد کرے اس کی وہ حاجت روا ہو) اکابر علمائے کرام و اولیائے عظام مثل امام ابو الحسن نور الدین علی بن جریر لخمی شطنوفی و امام عبد اللہ بن اسعد یافعی مکی و مولانا علی قاری مکی صاحب مرقاۃ شرح مشکوٰۃ و مولانا ابو المعالی محمد سلمی قادری و شیخ محقق مولانا عبد الحق محدث دہلوی وغیرہم رحمۃ اللہ علیہم اجمعین اپنی تصانیف جلیلہ بہجۃ الاسرار و خلاصۃ المفاخر و نزہۃ الخاطر و تحفہ قادریہ زبدۃ الآثار وغیرہا میں یہ کلمات رحمت آیات حضور غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نقل و روایت فرماتے ہیں یہ امام ابو الحسن نور الدین علی مصنف بہجۃ الاسرار شریف اعاظم علماء و ائمہ قرات و اکابر اولیاء و سادات طریقت سے ہیں حضور غوث الثقلین رضی اللہ تعالیٰ عنہ تک صرف دو واسطے رکھتے ہیں امام اجل حضرت ابو صالح نصر قدس سرہٗ سے فیض حاصل کیا انہوں نے اپنے والد ماجد حضرت ابو بکر تاج الدین عبد الرزاق نور اللہ مرقدہٗ سے انہوں نے اپنے والد ماجد حضور پرنور سید السادات غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے شیخ محقق رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ زبدۃ الآثار شریف میں فرماتے ہیں کتاب بہجۃ الاسرار کتاب عظیم و شریف و مشہور ہے اور اُسکے مصنف علمائے قرات سے عالم معروف و مشہور اور اُن کے احوال شریفہ کتابوں میں مذکور و مسطور۔ امام شمس الدین ذہبی کہ علم حدیث و اسماء الرجال میں جن کی جلالت شان عالم آشکار اس جناب کی مجلس درس میں حاضر ہوئے اور اپنی کتاب طبقات[1] المقرئین میں ان کے مدائح لکھے امام محدث محمد بن محمد بن محمد بن جزری مصنف حصن حصین اس جناب کے سلسلہ تلامذہ میں سے ہیں انہوں نے یہ کتاب مستطاب بہجۃ الاسرار شریف اپنے شیخ سے پڑھی اور اسکی سند و اجازت حاصل کی ان سب باتوں کی تفصیل اور اس نماز مبارک کا دلائل شرعیہ و

[1] اس کتاب میں امام شمس الدین ذہبی اور حسن المحاضرہ میں امام جلال الدین سیوطی نے اس جناب کو امام الاوحد لکھا یعنی امام یکتا [illegible]

اقوال و افعال علماء و اولیاء سے ثبوت جلیل فقیر غفر اللہ تعالیٰ لہ کے رسالہ انھار الانوار من یم صلاۃ الاسرار عہ میں ہے فعلیك بما تجد فیہما ما یشفی الصدر و یکشف العمی والحمد للہ رب العلمین امام عارف باللہ سیدی عبدالوہاب شعرانی قدس سرہ الربانی کتاب مستطاب لواقح الانوار فی طبقات الاخیار میں فرماتے ہیں سیدی محمد غمری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ایک مرید بازار میں تشریف لئے جاتے تھے انکے جانور کا پاؤں پھسلا باواز پکارا یاسیدی محمد یا غمری ادھر ابن عمر حاکم سعید کو بحکم سلطان چقمق قید کئے لئے جاتے تھے ابن عمر نے فقیر کا ندا کرنا سنا پوچھا یہ سیدی محمد کون ہیں کہا میرے شیخ کہا میں ذلیل بھی کہتا ہوں یا سیدی محمد یا غمری لاحظنی ای میرے سردار اے محمد غمری مجھ پر عنایت کرو ان کا یہ کہنا تھا کہ حضرت سیدی محمد غمری رضی اللہ تعالیٰ عنہ تشریف لائے اور مدد فرمائی کہ بادشاہ اور اس کے لشکریوں کی جان پر بن گئی مجبورانہ ابن عمر کو خلعت دیکر رخصت کیا۔ اسی میں ہے سیدی شمس الدین محمد حنفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے حجرہ خلوت میں وضو فرما رہے تھے ناگاہ ایک کھڑاؤں ہوا پر پھینکی کہ غائب ہو گئی حالانکہ حجرے میں کوئی راہ اس کے ہوا پر جانے کی نہ تھی۔ دوسری کھڑاؤں اپنے خادم کو عطا فرمائی کہ اسے اپنے پاس رہنے دے جبتک وہ پہلی واپس آئے۔ ایک مدت کے بعد ملک شام سے ایک شخص وہ کھڑاؤں مع اور ہدایا کے حاضر لایا اور عرض کی کہ اللہ تعالیٰ حضرت کو جزائے خیر دے جب چور میرے سینے پر مجھے ذبح کرنے بیٹھا میں نے اپنے دل میں کہا یاسیدی محمد یا حنفی اسی وقت یہ کھڑاؤں غیب سے آکر اس کے سینے پر لگی کہ غش کھا کر الٹا ہو گیا اور مجھے ببرکت حضرت اللہ عزوجل نے نجات بخشی۔ اسی میں ہے ولی ممدوح قدس سرہ کی زوجہ مقدسہ بیماری سے قریب مرگ ہو گئیں وہ یوں ندا کرتی تھیں یاسیدی احمد یا بدوی خاطرك معی اے میرے سردار اے احمد بدوی حضرت کی توجہ میرے ساتھ ہے۔ ایک دن حضرت سیدی احمد کبیر بدوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خواب میں دیکھا کہ فرماتے ہیں کب تک مجھے پکاریگی اور مجھ سے فریاد کرے گی تو جانتی نہیں کہ تو ایک بڑے صاحب تمکین یعنی اپنے شوہر کی حمایت میں ہے اور جو کسی ولی کبیر کی درگاہ میں ہوتا ہے ہم اس کی ندا پر اجابت نہیں کرتے یوں کہہ یاسیدی محمد یا حنفی کہ یہ کہے گی تو اللہ تعالیٰ تجھے عافیت بخشے گا۔ ان بی بی نے یوں ہی کہا صبح کو خاصی تندرست اٹھیں گویا کبھی مرض نہ تھا اسی میں ہے۔ حضرت ممدوح رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے مرض موت میں

عہ یہ مبارک رسالہ دفتر حزب الاحناف ہند لاہور سے بقیمت ۴ر مل سکتا ہے

فرماتے تھے من کانت لہ حاجۃ فلیأت الی قبری ویطلب حاجتہ اقضہا لہ فان ما بینی و بینکم غیر ذراع من تراب و کل رجل یحجبہ عن اصحابہ ذراع من تراب فلیس برجل جسے کوئی حاجت ہو وہ میری قبر پر حاضر ہو کر حاجت مانگے میں روا فرما دوں گا کہ مجھ میں تم میں یہی ہاتھ بھر مٹی ہی تو حائل ہے اور جس مرد کو اتنی مٹی اپنے اصحاب سے حجاب میں کر دے وہ مرد کاہے کا۔ اسی طرح حضرت محمد بن احمد فرغل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے احوال شریفہ میں لکھا ہے کان رضی اللہ تعالیٰ عنہ یقول انا من المتصرفین فی قبورھم فمن کانت لہ حاجۃ فلیأت الی قبالۃ وجھی ویذکرھا لی اقضہا لہ فرمایا کرتے تھے میں ان میں ہوں جو اپنی قبور میں تصرف فرماتے ہیں جسے کوئی حاجت ہو میرے پاس میرے چہرہ مبارک کے سامنے حاضر ہو کر مجھ سے اپنی حاجت کہے میں روا فرما دوں گا۔ اسی میں ہے مروی ہوا ایکبار حضرت سیدی مدین بن احمد اشمونی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وضو فرماتے میں ایک کھڑاؤں بلاد مشرق کی طرف پھینکی سال بھر کے بعد ایک شخص حاضر ہوئے اور وہ کھڑاؤں ان کے پاس تھی انہوں نے حال عرض کیا کہ جنگل میں ایک بدوضع نے انکی صاحبزادی پر دست درازی چاہی لڑکی کو اُسوقت اپنے باپ کے پیر و مرشد حضرت سیدی مدین کا نام معلوم نہ تھا یوں ندا کی یا شیخ ابی لاحظنی اے میرے باپ کے پیر و مرشد مجھے بچائیے یہ ندا کرتے ہی وہ کھڑاؤں آئی لڑکی نے نجات پائی وہ کھڑاؤں انکی اولاد میں اب تک موجود ہے۔ اسی میں سیدی موسیٰ ابو عمران رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے ذکر میں لکھتے ہیں کان اذا ناداہ مریدہ اجابہ من مسیرۃ سنۃ او اکثر جب ان کا مرید جہاں کہیں سے انہیں ندا کرتا جواب دیتے اگرچہ سال بھر کی راہ پر ہوتا یا اس سے زائد حضرت شیخ محقق مولانا عبد الحق محدث دہلوی اخبار الاخیار شریف میں ذکر مبارک حضرت سید اجل شیخ بہاء الحق والدین بن ابراہیم عطاء اللہ الانصاری القادری الشطاری الحسینی رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں حضرت ممدوح کے رسالہ مبارکہ شطاریہ سے نقل فرماتے ہیں۔ ذکر کشف ارواح یا احمد یا محمد در دو طریق است یک طریق آنست یا احمد را در راست بگوید و یا محمد در چپ بگوید و در دل ضرب کند یا رسول اللہ طریق دوم آنست کہ یا احمد را در راست بگوید و چپ یا محمد و در دل وہم کند یا مصطفیٰ دیگر ذکر یا احمد یا محمد یا علی یا حسن یا حسین یا فاطمہ شش طرفی ذکر کند کشف جمیع ارواح شود و دیگر اسمائے ملائکہ مقرب ہمیں تاثیر دارند یا جبرئیل یا میکائیل یا اسرافیل

یا عزرائیل چہار ضربی دیگر ذکر ہم شیخ یعنی بگوید یا شیخ یا شیخ ہزار بار بگوید کہ
حرف ندا را از دل بکشد طرف راست ہر دو لفظ شیخ را در دل ضرب کند۔ حضرت سیدی
نور الدین عبد الرحمٰن مولانا جامی قدس سرہ السامی نفحات الانس شریف میں حضرت مولوی
معنوی قدس سرہ العلی کے حالات میں لکھتے ہیں کہ مولانا روح اللہ روحہ نے قریب انتقال ارشاد
فرمایا "از رفتن من غمناک مشوید کہ نور منصور رحمہ اللہ تعالیٰ بعد از صد و پنجاہ سال بر روح شیخ
فرید الدین عطار رحمہ اللہ تعالیٰ تجلی کردہ مرشد او شد اور فرمایا در حالیکہ باشید مرا یاد کنید
تا من شما را مدد باشم در ہر لباسیکہ باشم اور فرمایا در عالم ما را دو تعلق ست یکے بہ بدن و یکے بشما
و چون بعنایت حق سبحانہ و تعالیٰ فرد مجرد شوم و عالم تجرید و تفرید روی نماید آں تعلق نیز از آں شما
خواہد بود۔ شاہ ولی اللہ صاحب دہلوی "اطیب النغم فی مدح سید العرب والعجم" میں لکھتے ہیں ؎
وصلے علیک اللہ یا خیر خلقہ ٭ ویا خیر مامول ویا خیر واہب ٭ ویا خیر من یرجی لکشف رزیۃ ٭ و
من جودہ قد فاق جود السحائب ٭ وانت مجیری من ہجوم ملمۃ اذا انشبت فی القلب شر المخالب
اور خود اس کی شرح و ترجمہ میں لکھتے ہیں رفصل یازدہم) در ابتہال بجناب آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
رحمت فرستد بر تو خدائے تعالیٰ اے بہترین خلق خدا و اے بہترین کسیکہ امید داشتہ شود و اے بہترین عطا
کنندہ و اے بہترین کسیکہ امید داشتہ باشد برائے ازالہ مصیبتے و اے بہترین کسیکہ سخاوت او
زیادہ است از باران بارہا گواہی میدہم کہ تو پناہ دہندۂ منی از ہجوم کردن مصیبتے وقتیکہ بخلاند
در دل بدترین چنگال ہا اہ ملخصاً اسی کے شروع میں لکھتے ہیں ذکر بعض حوادث زماں کہ دراں حوادث
لابد ست از استمداد بروح آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ اسی کی فصل اول میں لکھتے ہیں بنظر
نمی آید مرا مگر آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کہ جائی دست زدن اندوہگین ست در ہر شدتے۔
یہی شاہ صاحب مدحیہ ہمزیہ میں لکھتے ہیں ینادی ضارعا بخضوع قلب ٭ وذل وابتہال والتجاء ٭
رسول اللہ یا خیر البرایا ٭ نوالک ابتغی یوم القضاء ٭ اذا ما حل خطب مدلہم ٭ فانت
الحصن من کل البلاء ٭ والیک توجہی وبک استنادی ٭ وفیک مطامعی وبک ارتجائی
اور خود ہی اس کی شرح و ترجمہ میں لکھتے ہیں فصل ششم، در مخاطبہ جناب عالی علیہ افضل الصلوات
واکمل التحیات والتسلیمات ندا کند زار و خوار شدہ بشکستگی دل و اظہار بیقدری خود با خلاص مناجات

وبہ پناہ گرفتن باین طریق کہ اے رسول خدا اے بہترین مخلوقات عطائی ترا میخواہم روز فیصل کردن وقتیکہ فرود آید کار عظیم در غایت تاریکی پس توئی پناہ از ہر بلا بسوئے تست روآوردن من بتست پناہ گرفتن من دور تست امید داشتن من اہ ملخصاً یہی شاہ صاحب انتباہ فی سلاسل اولیا اللہ میں قضائے حاجت کے لئے ایک ختم کی ترکیب یوں نقل کرتے ہیں اول دو رکعت نفل بعد ازاں یکصد و یازدہ بار درود و بعد ازاں یکصد و یازدہ بار کلمہ تمجید و یکصد و یازدہ بار شیئاً للہ یا شیخ عبد القادر جیلانی اسی انتباہ سے ثابت کہ یہی شاہ صاحب اور ان کے شیخ و استاذ حدیث مولانا ابو طاہر مدنی جن کی خدمت میں مدتوں رہ کر شاہ صاحب نے حدیث پڑھی اور ان کے شیخ و استاذ و والد مولانا ابراہیم کردی اور ان کے استاذ مولانا احمد قشاشی اور ان کے استاذ مولانا احمد شناوی اور شاہ صاحب کے استاذ الاستاذ مولانا احمد نخلی کہ یہ چاروں حضرات بھی شاہ صاحب کے اکثر سلاسل حدیث میں داخل اور شاہ صاحب کے پیر و مرشد شیخ محمد سعید لاہوری جنہیں انتباہ میں شیخ معمر ثقہ کہا اور اعیان مشائخ طریقت سے گنا اور ان کے پیر شیخ محمد اشرف لاہوری اور ان کے شیخ مولانا عبد الملک اور ان کے مرشد شیخ بایزید ثانی اور شیخ سناوی کے پیر حضرت سید صبغۃ اللہ بروجی اور ان دونوں صاحبوں کے پیر و مرشد مولانا وجیہ الدین علوی شارح ہدایہ و شرح وقایہ اور ان کے شیخ حضرت شاہ محمد غوث گوالیاری علیہم رحمۃ الملک الباری یہ سب اکابر ناد علی کی سندیں لیتے اور اپنے تلامذہ اور مستفیدین کو اجازتیں دیتے اور یا علی یا علی کا وظیفہ کرتے وبعد الحجۃ الساطعۃ جسے اس کی تفصیل دیکھنی ہو فقیر کے رسائل انہار الانوار و حیاۃ الموات فی بیان سماع الاموات کی طرف رجوع کرے۔ شاہ عبد العزیز صاحب نے بستان المحدثین میں حضرت ارفع و اعلیٰ امام العلماء نظام الاولیاء حضرت سیدی احمد زروق مغربی قدس سرہ استاد امام شمس الدین لقانی و امام شہاب الدین قسطلانی شارح صحیح بخاری کی مدح عظیم لکھی کہ وہ جناب ابدال سبعہ و محققین صوفیہ سے ہیں شریعت و حقیقت کے جامع باوصف علو باطن انکی تصانیف علوم ظاہری میں بھی نافع و مفید و بکثرت ہیں اکابر علما فخر کرتے تھے کہ ہم ایسے جلیل القدر عالم و عارف کے شاگرد ہیں یہاں تک کہ لکھا بالجملہ مرد جلیل القدر یست کہ مرتبہ کمال او فوق الذکر است۔ پھر اس جناب جلالتمآب کے کلام پاک سے دو بیتیں نقل کیں کہ فرماتے

ہیں :- انا لمریدی جامع لشتاتہ ، اذا ما سطا جور الزمان بنکبتہ ، وان کنت فی ضیق وکرب ووحشتہ ، فناد بیا زروق ات بسرعتہ ، یعنی میں اپنے مرید کی پریشانیوں میں جمعیت بخشنے والا ہوں۔ جب ستم زمانہ اپنی نحوست سے اُس پر تعدی کرے اور اگر تو تنگی و تکلیف و وحشت میں ہو تو یوں ندا کر یا زروق میں فوراً آموجود ہونگا" علامہ زیادی پھر علامہ اجہوری صاحب تصانیف کثیرہ مشہورہ پھر علامہ داؤدی محشی شرح منہج پھر علامہ شامی صاحب رد المحتار حاشیہ در مختار گم شدہ چیز ملنے کے لئے فرماتے ہیں کہ بلندی پر جاکر حضرت سید احمد بن علوان یمنی قدس سرہ کے لئے فاتحہ پڑھے پھر انہیں ندا کرے کہ یا سیدی احمد یا ابن علوان۔ شامی مشہور و معروف کتاب ہے فقیر نے اس کے حاشیہ کی عبارت اپنے رسالہ حیاۃ الموات کے ہامش تکملہ پر ذکر کی۔ غرض یہ صحابہ کرام سے اس وقت تک کے اس قدر آئمہ و اولیاء و علماء ہیں جن کے اقوال فقیر نے ایک ساعت قلیلہ میں جمع کئے اب مشرک کہنے والوں سے صاف صاف پوچھنا چاہیئے کہ عثمان بن حنیف و عبد اللہ بن عباس و عبد اللہ بن عمر صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے لیکر شاہ ولی اللہ و شاہ عبد العزیز صاحب اور اُن کے اساتذہ و مشائخ تک سب کو کافر و مشرک کہتے ہو یا نہیں؟ اگر انکار کریں تو الحمد للہ ہدایت پائی اور حق واضح ہوگیا اور بے دھڑک ان سب پر کفر و شرک کا فتویٰ جاری کریں تو اُن سے اتنا کہیئے کہ اللہ تمہیں ہدایت کرے ذرا آنکھیں کھول کر دیکھو تو کسے کہا اور کیا کچھ کہا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اور دل میں جان لیجیئے کہ جس مذہب کی بنا پر صحابہ سے لے کر اب تک کے اکابر سب معاذ اللہ مشرک و کافر ٹھیریں وہ مذہب خدا اور رسول کو کسقدر دشمن ہوگا صحیح حدیثوں میں آیا کہ جو کسی مسلمان کو کافر کہے خود کافر ہے اور بہت آئمہ دین نے مطلقاً اسپر فتوے دیا جسکی تفصیل فقیر نے اپنے رسالہ النہی الاکید عن الصلوٰۃ وراء عدی التقلید[۱۲] میں ذکر کی ہم اگرچہ بحکم احتیاط تکفیر نہ کریں تاہم اسقدر میں کلام نہیں کہ ایک گروہ آئمہ کے نزدیک یہ حضرات کہ یا رسول اللہ و یا علی و یا حسین و یا غوث الثقلین کہنے والے مسلمانوں کو کافر و مشرک کہتے ہیں خود کافر ہیں تو ان پر لازم کہ نئے سرے سے کلمہ اسلام پڑھیں اور اپنی عورتوں سے نکاح جدید کریں در مختار میں ہے مافیہ خلاف یؤمر بالاستغفار والتوبۃ وتجدید النکاح فائدہ

حضور علیہ السلام صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ندا کرنیکے عمدہ دلائل سے التحیات ہے جسے ہر نمازی نماز کی دو رکعت پر پڑھتا ہے اور اپنے نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم سے عرض کرتا ہے السلام علیك ایھا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، سلام حضور پر اے نبی اور اللہ کی رحمت اور اسکی برکتیں اگر ندا معاذ اللہ شرک ہے تو یہ عجب شرک ہے کہ عین نماز میں شریک داخل ہے ولاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم اور یہ جاہلانہ خیال محض باطل کہ التحیات زمانہ اقدس سے ویسی ہی چلی آتی ہے تو مقصود ان لفظوں کی ادا ہے نہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ندا حاشا وکلا شریعت مطہرہ نے نماز میں کوئی ذکر ایسا نہیں رکھا ہے جس میں صرف زبان سے لفظ نکالے جائیں اور معنی مراد نہ ہوں نہیں نہیں بلکہ قطعاً یہی درکار ہے کہ التحیات للہ والصلوات والطیبات سے حمد الٰہی کا قصد رکھے اور اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللہِ وَبَرَکَاتُہٗ سے یہ ارادہ کرے کہ اسوقت میں اپنے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سلام کرتا اور حضور سے بالقصد عرض کرتا ہوں کہ سلام حضور پر اے نبی اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں - فتاویٰ عالمگیری میں شرح قدوری سے ہے لا بد ان یقصد بالفاظ التشھد معانیھا التی وضعت لھا من عندہ کانہ یحیی اللہ تعالیٰ ویسلم علی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وعلی نفسہ وعلی اولیاء اللہ تعالیٰ تنویر الابصار اور اس کی شرح درمختار میں ہے (ویقصد بالفاظ التشھد) معانیھا مرادۃ لہ علی وجہ (الانشاء) کانہ یحیی اللہ تعالیٰ ویسلم علی نبیہ وعلی نفسہ وعلی اولیائہ (لا الاخبار عن ذلك ذکرہ فی المجتبی - علامہ حسن شرنبلالی مراقی الفلاح شرح نور الایضاح میں فرماتے ہیں یقصد معانیہ مرادۃ لہ علی انہ ینشئھا تحیۃ وسلاما منہ اسی طرح بہت علماء نے تصریح فرمائی اس پر بعض سفہائے منکرین یہ عذر گڑھتے ہیں کہ صلاۃ وسلام پہنچانے پر ملائکہ مقرر ہیں تو ان میں ندا جائز اور ان کے ماورا میں ناجائز - حالانکہ یہ سخت جہالت بے مزہ ہے قطع نظر بہت اعتراضوں سے جو اس پر وارد ہوتے ہیں ان ہوش مندوں نے اتنا بھی نہ دیکھا کہ صرف درود وسلام ہی نہیں بلکہ امت کے تمام اقوال وافعال واعمال روزانہ دو وقت سرکار عرش وقار حضور سید الابرار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں عرض کئے جاتے ہیں - احادیث کثیرہ میں تصریح ہے کہ مطلقاً اعمال حسنہ وسیئہ سب حضور اقدس

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں پیش ہوتے ہیں اور یوں ہی تمام انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام اور والدین واعزہ واقارب سب پر عرض اعمال ہوتی ہے۔ فقیر نے اپنے رسالہ سلطنۃ المصطفیٰ فی ملکوت کل الوریٰ ۱۲۹۷ھ میں وہ سب حدیثیں جمع کیں۔ یہاں اسی قدر بس ہے کہ امام اجل عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ حضرت سعید بن المسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی لیس من یوم الا وتعرض علی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اعمال امتہ غدوۃ وعشیا فیعرفہم بسیماہم واعمالہم یعنی کوئی دن ایسا نہیں جس میں سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر اعمال امت ہر صبح وشام پیش نہ کئے جاتے ہوں تو حضور کا اپنے امتیوں کو پہچاننا ان کی علامت اور ان کے اعمال دونوں وجہ سے ہے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وعلی آلہ وصحبہ وشرف وکرم فقیر غفر اللہ تعالیٰ لہ بتوفیق اللہ عزوجل اس مسئلہ میں ایک کتاب مبسوط لکھ سکتا ہے مگر منصف کے لئے اسی قدر وافی اور خدا ہدایت دے تو ایک حرف کافی۔

اکفنا شر المضلین یا کافی وصل علی سیدنا ومولٰنا محمد ن الشافی و
آلہ وصحبہ حماۃ الدین الصافی آمین والحمد للہ رب العٰلمین ۝

عبدہ المذنب احمد رضا البریلوی

کتبہ

عفی عنہ بمحمد ن المصطفیٰ النبی الامی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

محمدی سنی حنفی قادری ۱۳۰۱ھ
عبد المصطفیٰ احمد رضا خاں

فقیر قادری ابو البرکات سید احمد غفرلہ

ناظم مرکزی انجمن حزب الاحناف ہند لاہور دہلی دروازہ